اعجاز نوری
CHECKED

(ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتاً)
اعجاز سروری
۱۳۱۴
(در مطبع سلطانی واقع حیدرآباد مطبوع گردید)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم سے پہلے لکھہ حمد رب ودود — کہ ہر ایک شئے کی ہے اوس سے نمود

وما فی السماوات والعرض ہے — ہوئی ہے ہویدا رسب کن سے شئے

اوسی سے ہے روشن یہہ سارا جہان — اوسی سے تجلی ہے ہر جا عیان

کوئی شئے سے خالی نہیں اوسکی شئے — وہ ظاہر میں ہے اور باطن میں ہے

غفور الرحیم نام اپنا رکھا — جو بخشش کا سبکو وسیلہ ملا

اوسی سے ہی شاداب گلزار خلق — اوسی پر ہویدا ہے اسرار خلق

اوسی نے گلستان کو بخشی بہار — عطا کی ہے بلبل کو صورت ہزار

جو گلشن میں غنچوں کو پیدا کیا
جو شمشاد کو قد دلکش دیا
دیا سرو کے عشق کا اوسکو ذوق
تو پھر گل پہ بلبل کو شیدا کیا
تو پھر قمریوں کو بھی مفتون کیا
گلے میں ہے قمریکے الفت کا طوق
ہوئے کن میں ظاہر یہ کون و مکان
گلستان کے اوپر عجب شان ہے
جھلکتی ہے گلزار وحدت کی بو
ہر ایک شئے مہیا ہوئے سب عیان
کہ انسان کی عقل حیران ہے
صدا قمریوں کی ہے حق سرہو

(در نعت رسول کریم)

محمد رسول خدائے کریم
محمد ہیں سردار پیغمبران
وہی صاحب تخت معراج ہیں
محمد در بحر خلق عمیم
محمد ہیں سالار کل مرسلان
وہی مالک مسند و تاج ہیں
محمد ہیں نور خدائے جلیل
محمد ہیں چرخ مروت کے ماہ
شفاعت ختم ہوئی بس آپ پر
محمد ہیں شمشاد ہمسایہ باغ خلیل
محمد ہیں ملک نبوت کے شاہ
کہ ہر یک کو بخشیں گے خیر البشر
زبان لال ہے جن کی تعریف میں
نہ قدرت قلم کو ہے توصیف میں

لکھے نعت انسان کیا مال ہے
ثنا میں زبان و قلم لال ہے

(در تعریف اصحاب کبار)

جو اصحاب حضرت کے یہ چار ہیں
حقیقت میں وہ دین کے گلزار ہیں

ابوبکر صدیق و حضرت عمر
سوم پاک عثمان عالی گہر

چہارم علی شیر پروردگار
شہ صف شکن صاحب ذوالفقار

ہیں جانشین رسول کریم
تھے راضی رسول اور غفور الرحیم

خدا نے شرافت انہی کو یہ دی
کہ بھائی کے بھائی وصی کے وصی

جو ہیں انکی اولاد گیارہ امام
وہی ہادئی دین ہیں والسلام

(در صفت نواب میر محبوب علی پادشاہ دکن)

رہے شوکت شہریار دکن
سر گل ہے وہ گلعذار دکن

دکن فی المثل آجکل باغ ہے
دکن سے دل چرخ میں داغ ہے

سزاوار ہے پادشاہی اسے
کہ ہے ماہ سے تا بماہی اوسے

عدالت میں ہی مثل نوشیروان
ہی شام و ثریا کا زہرہ کہاں

دکن اوس کے سایے سے آباد ہے — رعایا برایا ہر اک شاد ہے

نہیں اوس کی جرأت جہان میں نہان — کئے ہیں بہت صید شیر ژیان

شکار افگنی کا سدا شوق ہے — ہمیشہ اسی بات کا ذوق ہے

ہے وہ زر فشان مثل ابر مطیر — غنی ہوگئے اوس سے لاکھون اسیر

کمال و ہنر کا ہے قدردان — کہ خود آپ ہے شاعر خوش بیان

ملازم ہزارون ہین اہل کمال — سخن سنج و ذی فہم و نازک خیال

شجاعت سخاوت عدالت نظام — میسر ہے سایہ پہ ان سب کا ہے

خدایا تو اس شہ کو آباد رکھ — وزیرون امیرون کا دل شاد رکھ

اخسہ

حال مصنف

مین احوال کرتا ہون اپنا بیان — سناتا ہون اپنی مین اب داستان

میرا نام ہے اودی سنگھ اس جا پہ ہون — و مع آل و اولاد ہون با سرور

بزرگون کی پنجاب میلاد ہے — تو اب شہر حیدر آباد ہے

سمانہ جو ہا مین پنجاب ہے — وہ شہرون مین بھی مثل نایاب ہے

برہمن ہین لیکن گوڑ کی قوم مین — ہون سرشار بیداری نوم مین

امیر اس جسکا مترسے ناہا ہوئے
ملی پال کی اور ڈنکا نشان
بعوض رفتہ رفتہ وہ صوبہ ہوئے
گلاب سنگہ اونکا جو تہا نام پاک
سہی موصوف اوسنگہ راجہ گلاب
کیا تفرقہ جسنے بعد ازان
رہا کچہہ نہ باقی سوا نام کے
یہ جاگیر باقی رہی تہوڑی اب
مہاراجہ جسوقت تھے چندو لعل
ہوا بعد ازان اون کے وہ انقلاب
نہ ڈنکا نشان نے عماری رہی
سو مجہہ کو فی الحال خدمت نہین
یہ گوشہ نشینی مین تھے آرزو
لکھون ایک قصہ نہایت نیا
باحوال کل مثنوی سے رقم

عماری ملی اور راجہ ہوئے
اور نعمت سے دولے بھی نشان
براڑ اور اورنگ آباد کے
ہوا لفظ راجہ کا بہر اشتہار ایک
دم اونکا تھا اس دہر انتخاب
زمانے کی گردش سے سب بے نشان
رہے کچہہ نہ اسباب آرام کے
اوسی مین ہین بس زندگی کا سبب
معاش اور جاگیر تھی کل بحال
کہ سارا تھا احوال گویا وہ خواب
فقط ایک جاگیرداری رہی
ہمیشہ مین رہتا ہون گوشہ نشین
کہ ضعف سرور ہے ہون سخن ترو
جسے سنکے ہر شخص ہو مبتلا
مفصل لکھا حال بے بیش و کم

ما ضعف

ہنر واں سے کہتا ہوں میں صاف صاف
خطا گر کہیں ہو تو کردیں معاف

کہ انساں سے ہوتی ہے سہو و خطا
خطا کام ہے خاص انسان کا

آغاز سلسلہ سنجی سرور سلطان

پلا ساقیا بادۂ خوشگوار
کہ مستی کا ہوں تجھ سے امیدوار

پلا ساغر بادۂ سرخ رنگ
کہ مستی میں ہو جائے دولی برنگ

کرے ایک قطرہ وہ عالم عیاں
کہ ہو موج زن بحر طبع رواں

بیان سلسلہ

ہوا ہے کتابوں سے یہ آشکار
جو پیدا ہوئے صاحب ذوالفقار

بفرمان معبود و حکم نبی
پیمبر کی دختر سے شادی ہوئی

خدا نے دیے اونکو دو نور عین
امام حسن اور امام حسین

امام دوم سے ہوئے بعد ازاں
تولد شہنشاہ کون و مکاں

وہ مشہور عالم میں زین العباد
ہوئی اون سے پھر باقر خوش نہاد

پس باقر شاہ گردوں مقام
ہوئے خلق صادق علیہ السلام

ہوئے اوسکے فرزند عالی مقام
ازو حضرت پس از انتقال پدر
فراق پدر میں وطن چھوڑ کر
جب آئے ہیں بغداد کے وو حبیب
چلے پیشوائی کو با صد وقار
بصد آرزو و عزو اکرام سے
جو ساکن ہوئے شہر میں وہ جناب
یہانتک کہ تہا وہان کا جو شاہ
ہوئی اوسکو ملنے کی بس آرزو
اوس اہل یقین سے نے بصد التفات
اوسے شاہ زادی المختصر
تولد ہوئے پہلے عبد اللطیف
دوم سید احمد تھے اہل کمال
کئی دن میں حضرت جو پائے وفات
دو فرزند نے بہی کئے انتقال

سید شاہ اسمعیل

ہوئے سید اسمعیل نیک نام
گئے چہوڑ اپنا وطن سربسر
ہوئے شہر بغداد میں جلوہ گر
ہوئے خوش وہانکے مرد و عورت
امیر و فقیر و صغار و کبار
لے آئے وہیں دہوم اور دہام سے
خلایق وہان کی ہوئی بہرہ یاب
ہوا دل سے حضرت کا وہ خیرخواہ
مرید آخر وہ ہوا نیک خو
کیا عقد دختر کا حضرت کے سات
ہوئے تین فرزند عالی گہر
یہی تہا مگر اونکا اسم شریف
سوم شاہ قتال فرخندہ فال
ہوا منقضی اونکا عہد حیات
کیا سب نے اوس واقعہ سے ملال

تھی مرقد مین اونکی اس شان سے
بہت دن وہین شاہ عبد اللطیف
رہ پھر زیارات حرمین کو
زیارات کو جا مشرف ہوئے
عبادت مین اللہ کے وہ مشغول
کوئی شخص اگر کچھ کہا کلام
کرامات اور خلق حسن آپ کے
یہہ معما ہم سجا زبانی میر کے
یہہ فرمائے حضرت بہت خوب ہے
وہ شکر کر کے بہت خوش ہوا
تولد لطف خدا سے بیٹین
پچاس برس عمر ایک اول سیر
گئے خلد مین جب کہ عبد اللطیف
اونہی جاے پر اون کا مدفن ہو
ہوئے بعد سجاد سے سید محمد

قدرین روضہ شاہ جیلان کے
رہے با تن زار و قلب نحیف
روانہ ہوئے وہ وہان سے ہو نیک خو
کئی سال کعبہ مین جا کر رہے
رہے بیز در کعبہ چبیس سال
ہے تجار یونان مین نیک نام
وہ چاہتا ہے دختر نکاح کر کے وہ
اگر آپ چاہین تو شادی کریے
ہمی اونکا کہنا بھی مرغوب ہے
دیا بیج دختر کو شادی کیا
ہوئے دو پسر وحت سے نیک دین
دوم شاہ سید تھے عالی گہر
بہت نیک تھے اور عالی شریف
وہ مرقد سے نزدیک بیت خدا
رہے بہت دن باپ کی قبر پہ

وہان سے وہ دیدار جد کے لئے
کئی دن کے بعد از مشرف ہوئے
علیخان تھا ایک بادشاہ دین
مدینے مین بہیجا وہ دختر کے تین
یہ سید عمر کے تئین دمی جنہے
کئے اوس کو منظور سید عمر
دو فرزند اون سے ہوئے شل پاہ
بہت دن کے بعد از وہ پائے وفات
وہ سید سخا پہر مجاور ہوئے
قبیلہ صحابہ سے یک نام ور
تھی اون کے تین دخت صاحب جمال
کئے ہین وہ دختر سے شادی وہین
دیا چار فرزند اون کو خدا
تہے عابدین اون کے اول پسر
جو فرزند سیوم تہے سید علی

مدینہ منور روانہ ہوئے
رسول خدا کے وہ دیدار سے
تہی یک دخت اوسکے تئین کل وہان
کہا اون کی شادی کروا بہین
رسول خدا کا بہی فرمان ہے
بارشاد الحکام خیر البشر
تھے سید سخا ایک یک پیران شاد
مدینے مین سید عمر نیک ذات
چہل اور دو سال اوس بعد رہے
وہان رہتے تھے مقبل خوش سیر
یہہ سید سخا تہی جو صاحب کمال
کئے اب منظور بی بی کے تئین
پسر ایک نیک خو سیرت با صفا
تہے سید حسین ایک والا گہر
بہت خوب تھے بس وہ حقکے ولی

چہارم پسر شاہ جعفر جو تھے
رہے خوش و نزدیک بس باپ کے

بہت سال بعد از کے سید سخا
وفات مبارک جو اونکا ہوا

وصال اونکا اوس جائے پر ہوگیا
ملی ہے قبر کی مدینہ مین جا

ہوئے جانشین بعد سید سخا
بڑے بیٹے سید کے زین العبا

انہین بیس سال اوس جگہہ پر ہوئے
عبادت الٰہی کی کرتے رہے

جو فضل الٰہی ہوئی ایک رات
ملے خواب مین سرور کائنات

جمال مبارک جو حاصل ہوا
کہی خوب خوش ہوکے شکر خدا

پیمبر یہ ارشاد اون کو کئے
اب اس جائے سے ہند کو جائے

خلایق وہان کی ہے ازبس خراب
کرو جاکے اونکے تئین بہرہ یاب

ہوائے جب حکم نبی خدا
روانہ سوئے ہند وہ باصفا

جو قصبہ سیل کوٹ بھی بس عجیب
وہ ہے شہر ملتان کے بھی قریب

وہین آکر آپ وارد ہوئے
اوسی جائے پر اپنا مسکن کئے

جو تھے رہنے ہارے وہانکے تمام
رہے اونکی خدمت مین حاضر مدام

بصد اعتقاد اور بصد آرزو
وہ خدمت مین حاضر رہے ہو بہو

اور اعجاز رتبہ کے تئین دیکھکر
مریدان ہوئے بہت سے آنکر

بشیر نامی جو ایک شخص تھے
ہوئے وہ مرید آپ کے آنکر
تھے اونکے تئین دخت یک خوبتر
ست عابدین لبس ثبات کہ تھین
جو خالق مجازی سے تھے پاک نام ور
وہ چاہتے تھے دختر کی شادی کر دین
جو آل نبی ہے مین بجاہ و حشم
وہ زین العباد کے تئین دیکھ کر
چہہ فرزند خوش خو ہوئے آنکو
دو فرزند بی عائشہ سے ہوئے
یحیے سید احمد ہے حق کے ولی
جو تھے فاطمہ بی بی عالی مقام
یہہ سوسوم جو فاطمہ بی ہوئے
پسر چار بی بی کو حق نے دیئے
تھے یک شاہ محمود دوم پسر

تھے مدت سے وہان اپنا مسکن کئے
سعادت مین داخل ہوئے سر بسر
ہوئے خدمت پیر مین نیک خو
جو رہتے تھے او سجانے بہ نہایت قریب
وہ رہتے تھے اوس جاے عالی گہر
جو ہین نیک بخت اوسکی خدمت مین دن
دکھان ہوئے مجہ سے نجابت رستم
دیئے اپنی دختر کے تئین بیاہ کر
بیلا اون کی تعریف کیا مجہ سے ہو
بشیر کی اب دختر جو تھے
تھے پس دوسرے خان دمودہ جیسے
ہوئے چار فرزند نامی تمام
یہہ دختر وہ خالق مجازی کے تھے
تھے یک شاہ داود سب سے بڑے
بہت نیک خو اور عالی گہر

کہ خون اسکا ہو جاے کو تحقیق
جو ہے ہوے سر دہ مسلے کرو
مسلے پر رکھے اوس تبرک کا نام
سدا پاس اون کے تبرک رہا
وہاں تے یہہ سو پہنچا ہے یعقوب کے
پہر اون اپد فرزند حضرت امین
کہ فرزند حضرت امین کے جو تھے
وہ حضرت خضر اوس تبرک کے تین
کہ حضرت خضر اوسکے تین بعد ازان
شہ عابدین اپنے سر پر رکھے
بہت دن وہ سلطان سرور رکھے
خلیفے جو تھے اون کے شیخ مگن
کہ شیخ مگن کے خلیفہ جو تھے
وہ شیخ علی کے تھے بس یک پسر
مسلے دے شیخ نے اون کے تئیں

ہو شاخ اوسکے مرجان سے بحر عمیق
بس بچائے اوسکو تبرک رکھو
مصلا خلیل اللہ ہے اوسکا نام
ہوئے پیر برادر تے اوسکے دلیا
رکھے سر پہ اپنے بصد آرزو
رکھے اوس کے تین اپنے سر پر وہیں
تبرک وہ حضرت خضر کو دئے
رکھے اوسکے تین اپنے سر پر وہیں
شہ عابدین کو دئے مہربان
اور وہ پہر اون سے سلطان سرور لئے
تبرک خلیفہ مگن کو دئے
دئے باپ کے روبرو یہہ تین
تبرک وہ شیخ علی کو دئے
تھا ✗ پیرانہ نام اون کا عالی گہر
رکھے اپنے سر پر وہ اوسیکو تئیں

اونہین سے یہ پیری مریدی ہوئی — خلافت یہ ساری اونہین سے چلی
مسلسلہ یہہ حضرت خلیل اللہ کا — اسی طور سے منتقل یہہ ہوا
یہہ پنجم مسلسلہ شریعت کا ہے — حقیقت مین بس وہ طریقت کا ہے
بہت معرفت کا بہی ہے اسمین حال — لکہون مین جو اسکے تئین کیا مجال
لکھے کیفیت جب مسلسلہ کی ہم — دیا روک اسپاے سے مینے قلم
یہہ حال مسلسلہ سے سُنے یا پڑہے — مناجات دارین حاصل کرے

کرامات اول

پلا دے مجھے ساقیا وہ شراب — دل دشمنان ہوئے جلکر کباب
نشہ مین خوشی اپنی ظاہر کرون — جو دل مین ہے میرے وہ باہر کرون
طرف شہر ملتان کی ہے یک مقام — وہان رہتے تھے سید نیک نام
تھے سادات یہہ وہان پہ عالی تبار — ستہ عابدین اسم تہا باوقار
سکونت بہت دن سے تھے اوس مقام — سخی و شجیع جہان نیک نام
سخاوت مین از بس وہ مشہور تھے — بہت سایل آکر تونگر ہوئے
ہر ادنے سے تھے سرور کے بس اور تئین — ہر ایک نام ور نیک اہل مبین

سیہ چہم سیرا اونکے سرور ہوتے
تولد جو سلطان سرور ہوئے
بہت فکر کی کچھ نہ بن سکا
تھی دایہ وہاں ایک بڑی نیک بخت
گئے اوسے دینے کو کچھ بھی نہین
لئے آئے اوسے جا کے زین العبا
کرون کی سب چشم خدمت ادا
یہہ سب کہکے ہمراہ وہ ہو گئے
کی خدمت وہ ازبس کہ تھی خوش نما
ہوئے انکھین روشن جو مثل بہار
یہی جان کر وہ بہت خوش ہوئے
رکھے آپکا نام اس وقت پر
کرامات پہلے یہہ اون سے ہوئے
اوسے انکھین سرور اوسی دن دئے

ولی حق کے تھے روز میلاد سے
دن جبہ تھا اون کے گھر بعد سے
بپا اینک دایہ کو دینے شہ تھا
وہ انکھون کی اندھی تھی مفلس تھی
کہی اوسنے حاضر ہوین بولو مین
مگر اوسکے دینے کو بھی کچھ نہ تھا
بہت دیوے گا تیرا تجکو خدا
دل و جان سے اوسنے خدمت جو کی
مگر انکھین اندہے تھے در روزگار
تو حیرت ہوئے اوسکے بین بی شمار
یہہ بچی کی اعجاز کو دیکھ لی
سید شاہ احمد پکارے بڑے
تولد کے دن دائی اندھی جو تھی
کرامات پہلے یہہ ظاہر کئے

کرامات دوم

پلا ساقیا مجھکو ایسی شراب
نشہ مین بیان اولیا کا کہون
جو سلطان سرور ہو پیدا ہوئے
خلایق بہت وہانکی لب باتین تھی
کہے سب کہ ایسا بفضل خدا
مگر گھر مین زین العبا کے بیان
بہت فکر کی جبکہ زین العبا
اقربا وہ ہمسایہ سب خاص و عام
اسے زین العبا آپ ہین جو نصیب
کرو ان کے چھلے کا اب سامان
یہہ سنکر کئے فکر زین العبا
یہی فکر مین تھے کہ شب ہو گئی
وہ بچہ لگا کہنے بس اس قدر
اے بابا مکان آپکا کھودئیے
نہ ہے فکر کی جائے اسکے لئے

سنا جبکہ طور اکا جسمین ثبات
جو مخفی ہو دل مین وہ ظاہر کرو
یہان رحمت حق کے در وا ہوئے
ہر ایک گھر مین ہونے لگی ہے خوشی
ولی اپنی قسمت سے پیدا ہوا
نہایت ہی دستی تھی یا بیان
رسومات چھلے کے کرنے ادا
یہہ طعنے سے کہنے لگے ہین تمام
ولی ہے یہہ بچہ خدا کا حبیب
ہوکن انتا سن خورد و کلان گمان
رسومات یارب ہون کیسے ادا
ہوا خواب جب رات آدھی رہی
کئے فکر کیون اب بیان اے پدر
جو نکلے وہان سے خرچ کیجئے
خزانہ بہت ہے اوسے لیجئے

پڑا خواب جب ایسا دات کو ۔ اوٹھے خواب سے لیکہ بتاش ہو

وہ گوشہ مکان کے تین کہود کر ۔ جو دیکھے تو اوس مین بہت سا ہی زر

برآمد ہوا وہان سے زر بے قیاس ۔ کئے خرچ ایسا زحد لاسپاس

اقربا کو جوڑے خوشی ست دیئے ۔ اور ہم سایہ کو بہت شا خوش کئے

یہانتک کہ بستی کے غربا امیر ۔ رہا کوئی باقی نہ خرد و کبیر

سبھی زر فشانی سے حیرت کئے ۔ حسد بہی کئے اور حسرت کئے

یہہ چیلے کے اندر کرامات ہے ۔ سنی سرور اوس روز سی بات ہے

کرامات دوم کو مین نے لکہا ۔ کرامات سوم کرون ابتدا

کرامات سوم

جو ساقی میرا مجہہ کو دیکا شراب ۔ نشہ مین لکہون گا اہی یک کتاب

جو سلطان چودہ ۱۴ برس کے ہوگئے ۔ کرامات بیحد وہ ظاہر کئے

ہوا شوق سلطان کو علم کا ۔ کئے علم تحصیل لاہور جا

وہان ایک مسجد تہی عالی کبیر ۔ وہی تہی مشہور با نام خان وزیر

کئے وہ ولی اپنا اوس جا مقام ۔ وہان شیخ صادق تہے مشہور نام

وہان شیخ صادق تھے عالی تبار
یہ سرور نے جا اون سے سائل ہوئے
کریم النفس تھے وہ صاحب شعور
وہان رہ کے پڑہنے لگے علم وہ
نہ آموختہ وہ سنائے ولی
عربی وہ کل علم اور فارسی
ہوا شوق دیدار کا باپ کے
گئے اونکو حضرت بہت دی دعا
چلے دیکھنے شہر لاہور کو
چلے شہر مین سیر کرتے ہوئے
کیا ایک خیال آپکو یہہ ہوا
وہ جسوقت باہر وہان سے ہوئے
مگر یہہ ولی خاندان چشت سے
تھے وہ ولی پیر و مرشد سبھی
جو چاہتی تھی نعمت یہہ با اغنیا نہ

وہ مسجد مین رہتے تھے بلند افتخار
مجھے آپ سب علم سکھلائیے
تھے تمکو سکھلاؤن گا مین ضرور
شفقت سے پڑہاتے تھے آپ کو
سنے ہین نہ اوستاد نے کبھی
وہ دو سال مین خود نے سیکھے سبھی
لئے مانگے رخصت وہ اوستاد سے
وہین گھر کا اپنے ارادہ کیا
یہہ دل مین ہوئی آپکے آرزو
عجایب غرایب سبھی دیکھئے
کہ مرشد بھی اچھا کرنا بھلا
ولی ابو شاہ وہان ملے آپ سے
مکمل سرفراز ممتاز تھے
سرفراز بیعت سے آپ بھی
ولی سے ملے آپکو سرفراز نہ

پیالہ تھا مٹی کا مرشد کے پاس
گئے اسکو پہینکو بروسے زمین
وہ پیالے کے بس چار ٹکڑے ہوئے
یہ فرمائے اسے سرور نیک نام
خلایق سبھی چار رخ کے تمام
وہ مانگینگے اور ہوئینگے سرفراز
گئے پہر کہ یک سو دو راہ گاؤں ہے
ہے اوس جائے گہوڑے بہت خوب تر
جو احمد رائی ہے بس اوس کا نام
پہر طور گہوڑے کہ تین سے لیجئے
دعا دی یہہ فرماکے رخصت ہوگئے
ضعیف ایک عورت وہان تھی کہڑی
اوس عورت سے سرور نے ایسا کہے
وہ بولی مجہے ایک فرزند تہا
اوسی ہوکے گم ہوگئے تین سال

دئے ہات مین آپکے باسپاس
دئے پہینک سرور نے اوسکے تئین
اوسے دیکہہ مرشد یہہ خوش ہوئے
کہ بس فال ہے اسمین یہہ لاکلام
وہ آوینگے تم پاس ہر صبح و شام
تمی سے بہت پائینگے امتیاز
اسی راہ سے نزدیک وہ تہا اونہی
وہ قابل تمہارے ہے ای خوش سیر
وہ گہوڑے کا مالک ہے بس لاکلام
بہت اوسکو راضی خوشی سے کیجیے
وہان سے نہ سلطان تھے کچہہ چلے
وہ حضرت کے تئین دیکہہ رونے لگی
مجہے دیکہہ روتی ہو تم کس لئے
وہ مشکل اور مسایل ہین سب آپ کا
تپا ہے نہ معلوم ہے اوسکا حال

کہے اوس سے سلطان نے نگہبان — تو پہچانے گی آئیگا جب یہان

کہی مین پہچانونگی اوسکے تئین — بہلا وہ کہان ہے جو اوسے کہین

وہ دیکہے کرامت سے جب آنکہہ بہر — وہ بکری چراتا تہا آیا نظر

کہے وہ ضعیفہ سے مل آنکہہ کو — ذرا موند لے اب اسی وقت تو

سرور و طراوت والیا گئے — پکڑ ہاتہہ اوسکا کہڑا کردئے

وہ کہول آنکہہ کو دیکہتی ہے کہ کیا — بس اوس سامنے آگرا ہوگیا

اوسے دیکہہ پہچان رونے لگی — اور قدمون پہ سرور کے بس گر پڑی

اوسے پوچہنے سے یہ ظاہر ہوا — کہ پنجاہ فرسنگ وہ ملک تہا

ہوئے بیس سال اوسکے تئین اوہچکا — چراتا تہا بکرے وہان رہتا تہا

دعا دیکے سلطان سرور کو وہ — گئی لیکے گہر ساتہہ فرزند کو

کرامات سوم ہے یہہ شاہ کی — یہہ لکہا اوسے بس جو مجکو ملی

کرامات چہارم

دے ساقی مجہے آج ایسی شراب — نشہ مین لکہون اولیا کی کتاب

ملایک ہون بیہوش پی کر اوسے — جو ذکر الہی زبان پر رہے

اور اودہر گئے وہان اوسجانے کا
اوسی گانون مین جاکے داخل ہوئے
وہ احمد بڑائی سے جاکر کہنے لگے
کہ وہ بڑائی سے رہے پاس
اگر ہوئی گہوڑے مقرر اونہیں
کہا اونہوں نے سلطان اسے خوش ہو کر
اگر ہے تو گہوڑے بلاکیون گر
وہ احمد بڑائی سے گہبرانے آ
لگے اگر یہہ سلطان کو
چلین گہر تو دیکہین وہ گہوڑی کو آ
اوٹہے وہان سے وہ ایسا اقرار کر
نکالے وہ گہوڑے کو باہر سے آ
وہ حجرے کے در سے مین توڑا کر
جو ہکا سر گہوڑے ہو گئے سامنے
ہوئی حیرت اوسجانے سر پاکے مین

کر سب جانے پر سوار اکا تو تہا
جو احمد بڑائی جہان رہتے تھے
سوال اونہے گہوڑیکا جب دم کرتے
سنین گہوڑے رکہتا ہون اپنے پاس
مین دیتا نہ کرتا دریغ آپ سے
جو ہو تو گہر آپ کے آ کر
خوشی سی رضا اسکی جو دیوین کہ
اور حجرہ مین گہوڑے کو رکہتا چہپا
یقین کر نہ ہو آ کر دیکہیے لو
اگر ہو تو لے لیجئے باصفا
چلے آئے سلطان احمد کے گہر
لگی کان مین گہوڑے کے یہہ صدا
وہ باہر نکل آئے گہر چہوڑ کر
یہ دیکہے تماشا وہان عام نے
خجالت سے احمد ہوئے سہمگین

بعد

بصد عجز نے وہ لکھے یہہ کلام
لکھے بدلے قیمت کے ہم دیتے ہین
کہ چیلہ یگانہ ہمارا یہان
جو نذر اور نیاز اوسکی یہان آگئی
تمہارا وہ حق ہوگا نسلین تک
ہے موجود چیلہ اوسی گاوٗن مین
یہ فرما کے گھوڑے پہ ہوکر سوار
وہان سے چلے راہ بس گھر کی لے
وہان رہتے تھے وہ بصد عجز و جاہ
کیا کرتے خیرات تھے صبح و شام
وہ کرتے تھے اوس جائے پر کشتکار
شراکت کا جنگل مین یک کھیت تہا
اوسی کھیت کے پاس یک شیر نر
وہ جنگل جسمین چرند کو تاڑتا
وہ شرکا تھے سب کھیت کے ہوشیار

کہ قیمت بھی کچھ دیجئے نیکنام
فتولو اگر تم کہ ہم سے لیتے ہین
تجاوز رہو گے تمھنے اس مکان
تمہین کو ملے گی سبھی کی سبھی
وہ یہہ پچھتا تلوے جب تک فلک
ہو پہنچتا ہے حق اونکو اوس نہاد مین
روانہ وہان سے ہوئے نامدار
قدم بوس سبھی حاصل کئے باپ کے
وہ یاد الٰہی مین شاد و نکاہ
ہمیشہ تھا ہر دم یہی اون کا کام
شراکت مین کھیتی کی بھی نامدار
کنارے وہ ندیکے بو یا ہوا
وہ خونخوار رہتا تھا اوس جائے پر
وہ جنور کو انسان کو پھاڑتا
ہر ایک روز جانا وہان تھا قرار

جو سرور کی باری بہی آئی وہان
کہ ہے اپکی باری جاؤ اودہر
وہ سرور کے مادر کے تئین خوب بہا
وہ ہے تن خوار تو خوار آدم کا تہا
یہان تک کہ اوس جا سے حاکم جو تہا
سوا اسکے حاکم دیا استہار
نہ جاتے تہے اوس راہ سے رہروان
وہ سرور کی مادر بہت فکر کر
ایک چرو یا تہا اوس جگہہ ہوشیار
کہ سرور کے بدلے مین تو جا کو
اوسے کہدئے اور مقرر کئے
لئے گائی ہماری ہے تو کس لئے
وہ بولا کہ اجرت مین مجکو دیئے
وہان تو بہت خوف ہے شیر کا
وہ سرور کے بہر یہ اوسکے تئین آ

گئے آگے سرور کے گہر مین بیان
نگہبانی کرنے کے تئین کہیت پر
اوسی شیر کا حال معلوم تہا
جو دہو کے سے جاتا اوسے مارتا
اوسے مارنے مین وہ عاجز رہا
جو مارے گا دونگا اوسے زر ہزار
مگر ہوشیاری سے جاتے وہان
گئے ایک نگہبان وہان مقرر
اوسے بہیجنے کا یہ پایا قرار
نگہبانی کرنے اوسی کہیت کی
اور ایک گائی اجرت مین اوسکو دیئے
لیجاتا ہے کیون اسکو کہہ دیجئے
نگہبانی کرنے کے تئین کہیت
بہر طور اوس جا کے مین جاؤنگا
یہ گائی کو بخشا مین تیرے تئین

توست جا گہر مین وہان جاوئنگا
کسی سے تو یہ حال کہنا نہین
وہ گائی کو لے گہر کو راسے ہوا
اوسے کہکے سرور روانہ ہوئے
جہان خوف از بس کے تہا شیر کا
مگر اوس جگا شیر حاضر نہ تہا
وضو کر نماز ظہر کے لئے
تہے سرور تو مشغول اندر نماز
ارادہ دہین اوسنے حملے کا کر
نگاہ تیز سرور نے جب اوسے کر
وسی ضرب سے شیر بس مر گیا
ادا کر نماز ظہر کے تین
وہ نزدیک جا اوسکے تین ہر دو کان
لئے کان و دم گہر مین داخل ہوئے
وہان دوسرے روز شہر کا تمام

اوسے فضل رب مار کر اون کا
سے تحقیق اب جاونگا مین
دعا دیکے وہ بہت سا گہبرا گیا
جہان شیر رہتا تہا اوس جاگہ
تجسس کئے اوسکے تین بہت سا
نماز ظہر کا تہا وقت آگیا
اقامت رکوع بیچ حضرت ہوئے
ہوا شیر پیدا وہین تند و تاز
جب آیا سے نزدیک وہ شیر نر
کہڑا وہین سے ماری اوسے چپت کس
زمانے سے اوس شیر کا ڈر گیا
اوٹھے وہین عصا سے جب شیر دین
اور دم بہی لئے کاٹ جب نکلی جان
اور یہ حال کو ناسی سے کہتے
گئے دیکہے کہیت کو وقت شام

ہ اہے وہاں شیر تھا جسکا ڈر
لکھا ہے جو تھی کرامات کو
مگر مختصر کرکے میں نے لکھا

پتا ہی نہیں کس نے مارا مگر
سبت راست ہے اسمیں نہیں گفتگو
کہ لکھا ہے میر کو اسکے سوا

کرامات پنجم

بلا دے مجھے اب ہدایت کا جا
جب شہر کا اوسی شیر کو دیکھ کر
کہیں گے یہ بس شیر مارے ہیں ہم
مگر خوب دریافت چل کر کرو
یہ خاموش رہکر رہے کھوج میں
کہیں شیر کا کچھ پکارا نہ تھا
کیے مشورہ سب نے آپس میں مل
کیے تذکرہ سب میں یہ آن کر
دیے آکے بستی میں یہ اشتہار
سب آپس میں مل مشورہ یہ کیے

مکھوں سے کیا کیفیت کو تمام
سب آپس میں مل کر صلاح یہ کیے
کریں گے اسی طور پر جب ہم
کسی نے تو مارا ہے اس شیر کو
پتا مارنے کا ملا تے اونہیں
نہیں مارنا کس کا ثابت ہوا
کہ مگر نا فکر چاہیے شیر کا سبھیں چل
کہ ہم شیر مارے ہیں اوس جا پہ
کہ آئے ہیں ہم شیر کو آج مار
خبر اسکی حاکم کے تیں دیجیے

جو دیوے گا انعام حاکم اگر
وہ عرضی لکھے اسی حاکم کے پاس
بس امید کر ہم نے انعام کی
جو انعام دینا ہمیں دیجیئے
یہہ باور نہ آیا جو حاکم کے تئین
موئے شیر کو ایک چھکڑے پہ ڈال
بس حاکم بہی دیکھہ اوسکو خوش ہوگیا
جب اوس شیر کو خوب دیکھا وہین
کہا کان و دم اوسکے تم کیا کئے
اگر کان و دم اوسکے نا لاؤ گے
وگیهرا ئے سنکر سزا کا کلام
یہہ اقرار کر وہان سے واپس ہوئے
وہین شیر کو چھوڑ آئے یہان
وہ بستی مین پوچھے مین ہر ایک سے آئے
اوپر لایا ہے دم کان کو کاٹ کی

تو لیوین گے آپسمین تقسیم کر
کہ ہم شیر مارے ہین از بہر آس
مشفقت بہت اپنے جان پر سہی
ہماری سعی پر نظر کیجئے
لکھا اون کو وہ شیر لاؤ یہین
گئے پاس حاکم کے لے کر بجال
زبان سے وہ تعریف از بس کیا
تو کان اور دم اوس کے پاہین نہین
لے آؤ کہان ہے اوسے تم رکھے
سزا اوس کی معقول تم پاؤ گے
ہوئے خوف اندیش وہ سب تمام
کہ جاتے ہین دم کان کی واسطے
نہایت پریشان تھے لگے کہان
کہ اس شیر کو کون مارا ہے جا
مبادا ہے خدا یہہ خبر کیجئے

جب اُنسے سب انکار سنکے گئے
پریشان نہایت ہوئے ہین یہ سب

وہ آخر کو سرور کی مادر کے پاس
بصد عاجزی وہ گئے التماس

نگہبانی کرنے کی ہین کھیت کی
یہ فرمائے وہان گئے کون تھے

کے ایک چرویہ سے مقرر
وہ جاتا ہے ہر وقت اوس کھیت پر

وہ اجرت مین جا سینکے یک گائی لے
ہمیشہ وہ جاتا ہے اوس جائے پر

وہ چرویہ کا بس مکان پوچھکر
گئے ملکے سب وہ وہین اوسکے گھر

کہے بدلے سلطان کے کھیت کو
گیا تھا تو کب سچ یہ ہمسے کہو

کیا تو نے مارا ہے اوس شیر کو
دم اور اوسکی کھال ہے کہو

کہا اوسنے میری ہی مقدور کیا
جو اوس شیر خونخوار کو مارتا

دیے تھے مجھے گائی اجرت مین ہان
وہ سلطان سرور ولی جہان

کہے تو نہ جا مین ہی خود جاونگا
اوسے شیر کو مار کر آونگا

کہے پھر نہ جا کر کھو میرے گھر
چلا جا تو لے گائی کو اپنے گھر

اوسی دن سے گھر آن بیٹھا ہوں مین
بھلا کیون کہون شیر مارا ہے مین

وہ شرکا کو تھا بغض سرور کے ساتھ
پھرے وہان سے ملتی ہوئی اپنا ہاتھ

وہان سے وہ سرور کے قدمون پہ جا
گرے آکے کئے بہت سی التجا

کہا کھے ہمسے گرکچھ ہوئی ہے خطا
سوا آپ کے اسد اب ہے کھال
کئے جھوٹ اظہار ہم اوس سے جا
وہ دیکھ اوسکے کان اور دم کے تئین
کہا کان و دم تم جو نالاوگے
سوا آپ کے کو ئے ارا کٹین
اوسے آپ دم کون کو دیجئے
کہا ایسا سرور نے ہنسکر کاکے تئین
جو حاکم اگر ہم کو بلوائین گے
وہان جاکے حاکم سے سب نے کہا
ہے پاس اوسکی اوس شیر کے کان و دم
رکھتے ہین گر آپ بلوائین گے
ہوا حکم کئے آدمی یہان سے ہوا
بفرمان حاکم روانہ ہوئے
کہ حاکم بلایا ہے تب آپ کو

اوسے کیجئے معاف بہر خدا
کہ حاکم ہوا خشمگین ناگہان
کہ ہم شیر کو مار ڈالے بھلا
کہا لاؤ ہم سے ہو گئے شرمگین
سزا خوب سی جھوٹ کی پاوگے
چلین سے لیکے دم کان تم اب وہین
بہر طور ہمکو بچا لیجئے
تمہارے کہے سے مین آئے یہان تئین
تمہین لیکے بس ساتھ ہم جائینگے
کہ یہ شیر مارا ہے سرور نے جا
چلو لیکے بوٹے سبب اون کو ہم
ہمارے کو لے ساتھ جاوین گے
سوار اون کو کر اس جگہ لے کے آئے
وہان جاکے سرور سے ایسا کہے
یہان سے بس سوار ہو کر چلو

نگرکان و دم کو براہِ کرم
یہ سرور نے سن اونکے ہمراہ ہوئے
چلے وہاں سے ملتان مین آ گئے
کہ آئے ہین سرور براہِ کرم
گئے روبرو جبکہ خود شاہ کی
نگہ تاب کہڑا ہو گیا دیکھ کے
تواضع و توقیر از بس کے کر
وہ از بس تلطف اور اعجاز کر
پس از خیر اور عافیت بیٹھکہا
زبردست وہ شیر خونخوار تھا
دیکھا تو اگر کان و دم پاس ہو
وہ گیا مو آپ کے ہاتھ سے
وہ سرور کے تھا وہ ایذا رسان
گیا تھا مین اوس کہیت کو دیکھنے
تھا مشغول نماز مین از براے خدا

چلے آپ اونکے ہمراہ اے محترم
سواری کے ہمراہ شتر کہ ہوئے
تو حاکم کو سبنے خبر یہہ دیئے
کہا اون سے لاؤ سجادہ و چشم
جمال مبارک دیکھائے اوسے
ملا پیشوا آکے اکرام سے
بٹھایا وہ مسند خاص پر
لگا پوچھنے اون سے اونکی خبر
کہ اس شیر کو آپ مارے ہین کیا
اوسے مارنا بسکہ دشوار تھا
تشفی میرے دل کی ابھی کرو
یہ حیرت ہے لاش اوسکی بے زخم ہے
اور ایک کہیت واقع تہا میرا وہان
تو دیکھا کہ یک شیر خونخوار سے
ہوا یک بیک مجہپہ او حملہ سا

دہر کہتا ہون نزدیک ہتیار کو
جو مارا کہڑا وان اوسے دیکہہ کر
مگر ایک ہی ضرب مین مرگیا
مرے بعد دم کان کو کاٹ کر
یہہ حاضر ہین حسب الحکم آپ کے
اوسے دیکہہ حاکم بہت خوش ہوا
سو آپ کے کون مارا اسے
یہہ اعجاز ہے آپ کا ہر ملا -
ہوا مین بہی خوش بہت سن آپ سے
روپے ہزار اون کو مین دیونگا
جو مین نذر کرتا ہون یہہ آپ کو
روپے اور زرین جوڑا دیا -
دیا وہ بہی گہوڑا بہت خوش ہوا
یہہ گہوڑے مجہے بہت سا چاہئے
خوراکی مین دیوینگا بس آپ کو

کہڑا اوین دہرے تہے میرے روبرو
یہہ قادر کی قدرت تہی آئی نظر
ادا مین کہا بہت شکر خدا
کہا نہین کسی سے لے آیا تہا گہر
لے آیا ہون اس کے تین لیجیے
اور سرور کے تعریف ازبس کیا
ہزارون ہم البتہ تہے اس سے مرے
اسے مار کر خلق کی لے دعا
تہا اقرار یہہ گر کسی سے مرے
اور اون سے نہایت مین خوش ہونگا
یہہ لایق نہین گرچہ مقبول ہو
سو گہوڑا اجداد کے خاصہ کا تہا
لعبد عاجزی آپ سے یہہ کہا
جو خرچ اسکا ہو مجہہ سے منگوائیے
کہ تنگی خرچ اس کی ہرگز نہو

یہہ کہہ کر نذر آپ کے وہ کیا
کہے جھوٹ تھے جو کر سر کا تمام
سزا ان کے تئین جھوٹ کی دیجیے
مگر اون کے سرور شفاعت کیے
تب حضرت نے شرگا کو ہمراہ لیے
وہ زرین خلعت روپیے سب
سیاہ ان مکت کہہ جوڑا جو تھا زرنگار
وہ گھوڑیکو لے راہ گہر کی لیے
تھے جنگل مین فقرا جو بیٹھے ہوئے
تھے چالیس درویش سب باکمال
وہ سرور کو جاتے ہوئے دیکھکر
کہ سرور سخی نام ہے آپ کا
اگر ہو سخی تو کرم کی جیئے
کہے اون سے سرور یہ اہل صفا
نہین ہے میرے ساتھہ نقد اس جگہہ

بعد عزو اکرام رخصت دیا
ہوا حکم یہ اون کے حق مین مدام
یہہ ہین سب انہین قید مین کیجیے
خلاصی دیے اونکے تئین قید سے
وہ گہر کے تئین ساتھہ لے ہی چلے
دیے بانٹ سرور نے غربا کو تب
کیئے پارہ پارہ اوسے شہریار
نہ تہی راہ تہوڑی ہی سی طے کیئے
وہ سب ذکر اسمد مین مشغول تھے
ہر ایک غیب دان اور صاحب حال
ملے راہ مین آ درسکے اس قدر
سخاوت مین مشہور جتنے کیا
کہ کہا سنے کو ہم سکوآب دیجیے
ہیرا دور گہر اور یہ جنگل کی جا
جو ہوتا تو دیتا یہان نے شبہ

سکتے کیون سخی نام اپنا رکھے
یہہ فرمایا حضرت نے گھوڑا میرا
اوتر کر وہ گھوڑا اونے دیدیے
اور کچھہ دیر آرام کر اوس جگا
کئے گوشت گھوڑے کا وہ ایک جا
وہان فکر سلطان کرنے لگے
مسافر یک آتا ہے اس جا چلا
اودہر دیکھہ سلطان پوچھے اوسے
کہا اوسنے آٹا تو ہی میرے پاس
یہ فرمائے آٹا مجھے دیجیے
دیا اوس نے سرور کی تین پوٹلی
زمین پر رکھہ اوس پوٹلی سے تین
نکلے آٹا فقرا کے تین سے جیئے
سوا سیر ہر یک کو دینے لگے
وہ چالیس فقرا کو جب دے چکے

اسی جائے کھانے کو اب دیجیے
سوا اسکے جا صحن مین اس جگہ
کئے ذبح اون سینے فورا اوسے
وہ راہی ہوئے اور رستا لیا
لکھے آٹا بھی دیجیے اب بھلا
کہا تنے مین کیا دیکھے مین کھڑے
اسی جائے اگر ہوا وہ کھڑا
مسافر کچھہ آٹا تیرے پاس ہے
میری راہ رہ ہے وہ ای حق شناس
کر کچھہ دیر کے بعد پھر لی جیئے
جو بس آپنے ہاتہہ سے اوسکو لی
دئے ڈھانپ کپڑا ابھی اوسپر وہین
پھر طور اپنی خوشی کی جیئے
ہر ایک آکر اون سے لینے لگے
تو دیکھے کے آٹا بھرا وہ تنا ہی ہے

اوس لشکر اوس مسافر کے تئین
نفیروں نے کیا کام اوس دہر
شہر کا جو دیکھنے مین اچھا لگو
لکھے جا کے حاکم کے تئین اسقدر
جو زر تھا سو تقسیم اس جا کے کئے
نفیروں نے گھوڑے کے تئین دیکھکے
وہ خلعت کے تئین پارہ پارہ کئے
یہ کر دامن اون کے اور یہ چلین
ہوا سن کے حاکم خفا بہت سے
کئے یک سزاول کے تئین بہیج کر
نہ آئے تھے تک جب پریشان تہا
جب آئے خفا ہو کے حاکم کہا
کیا خلعت و زر کے تئین پائے مال
ذرا بہی خیال آپ کو نا ہوا
پہلا ئی اسی مین جو گھوڑا میرا

وہ [illegible] بچہ واپس [illegible] دیتا
بکا گوشت روٹی [illegible] کہا کئے
اونہے [illegible] وقت جا کے [illegible] ان کو
دئے [illegible] سلطان کے [illegible]
اور گہوڑ [illegible] نفیر کے تئین [illegible]
ذبح کر کے اوسکے تئین کہا گئے
اور گہوڑے کے تئین یار نے کو دئے
نہین جہوٹ اس مین یہ سمجہ یہ سخن
کہا جلد لے آؤ سرور کو جا
بلایا ہے سلطان کو واپس ادہر
انہین سے کے طرف اوسکا بس دہیان تہا
کہ بس خوب کی قدر تم نے بہلا
اور گھوڑے کا تم نے کیا بس حال
کہ اوسکے تئین یار نے سو دیا
مجھے اوسکے تئین دیجئے اب منگا

نہ لاؤ گے گر آپ گھوڑے یکے تین
پریشان ہوئے سن ولی خدا
خفا ہو کے بولے کہ جاتا ہون مین
کر دو آدمی چند تم میرے ساتھ
وہ حاکم بہت غیظ مین جبکہ تہا
کہا گھوڑا دیوین تو لے آئیے
چلے وہان سے پہر آپ آئے وہان
جو دیکھے تو درویش راہی ہوئے
ہوئے حکم سرور جو ہمراہ تھے
بموجب حکم اوس کو استوار
کھے آکے سلطان سے دیکھئے
جب سلطان کھے اب سرک جائیے
گئے سب کے سب مل وہان ہی سرک
وہ گھوڑا اکیلا ہے گا چرتا ہوا
سر زرگر مین سب وہ یکبار گی

مین لیوینگا بدلہ اوس کا یقین
وہ حاکم سے تو جو کچھ اون سے کہا
وہ گھوڑا تمہارا لے آتا ہون مین
جو لا دین وہ گھوڑے یکے تین آ نہے
سکئے ایک آدم کو ہمراہ کیا
وگر نہین تو واپس انہین لائے
وہ درویش جس جا ملے تھے جہان
وہ گھوڑے یکے پوست اور استخوان ہین پڑے
جو یہان پوست ہین اونکو رکھ دیجئے
ہر ایک اعضا اوسکے کئے برقرار
ہین سب استخوان جائے پر رکھ دیئے
بلا دین جو تم کو تو پھر آئیے
پہر اکر وہان دیکھے پہ چلے ڈٹ کر
معہ زین وسامان زر اس جگہ
جو سرور کے قدمون پہ آکر گرے

لرز کر وہین سب وہ یکبار گی
سنتے تھے سب ہم اعجاز عیسیٰ مگر
لگے سب یہ سرور ہین حق کے ولی
کہ جسدن تولد تھے حضرت ہوئے
ولی خدا ہین اوسی روز سے
وہ ششدر اور حیران ہو ہو گئے
لگے کہ اب ہمکو ہوتا ہے کیا
ہے حکم سلطان کے لے جائیے
یہ گھوڑا تمہارا ہے تم لے جیئے
وہ آدم پھرے وہانسی گھوڑیکو لے
لے آئے وہ حاکم کے پس روبرو
سنبت سنکے حاکم بہی حیران ہوا
کیا مشورہ اپنے دل سے بہلا [illegible]
بدل اس کا کسطور سے کیجیئے
مکافات اپنے تقصیر کیون ہو ویگی

جو سرور کے قدم بوسہ اگر کرتے
بس آنکھون سے دیکھین اس جائے پہ
کرامات اوسی روز ظاہر ہوئے
جب اندہیا کے آنکھین تہے روشن ہوئے
کرامات پھر آج یہ دیکھئے
ادب سے کھڑے ہو گئے روبرو
یہ گہوڑے کے تین بہا لینے لیجائیگا
یہ گہوڑے کو حاکم دیکہلا دیئے
خطا کچہہ ہوئے ہو بحل کی جیئے
وہ سب ملکے سلطان کو لے چلے
کہے کیفیت وہاں کی سب ہو بہ ہو
اور بس خوف سے وہ لرزنے لگے
جو سرور کو یہ توتے مانین سب کہئے
یہی ہے کہ دختر کی تین دیجیئے
یہی اس کی تدبیر کرنے پڑی

تمام اپنے رفقا جو تھے اہل کار
کہ سرور سن اس عصر کے بیس ولی
مین چہتا ہون پس اپنے دختر کے تئین
تمہارے بھی تجویز کیا ہے لکھو
ہر یک نے لکھا اس سے بہتر کیا ہے
یہی بات سنتے معتبر کے
لکھا ایک خط اور روانہ کیا
لکھے بہت تعریف اوس خط مین تھے
جو عرضی لکھی ہے یہہ مقبول ہو
بصد عجز بھیجا ہون پیغام جو
سوا اس کے لکھا بہت اور بھی
امیر ایک کو اپنے تجویز کر
ادب سے بہت اون سے جا کر کہو
پہر وزیر شاہ و حاکم روانہ ہو گے
بہ تعظیم و توقیر جا کر ملے

لگا پوچھنے سبھی آنے وہ باوقار
خطا مجھ سے سا تہہ اونکی ایسے ہوئی
دیوان عقد کر شاہ سرور کے تئین
بہت سوچ کر اوس مین بہتر جو ہو
قبولین اگر آپ کی التجا
مناسب ہے پیغام کو بھیجئے
معزز ایک ہمراہ خط کے دیا
سوا اس کے انجاز و اکرام بھی
براہ کرم بس خطا بخش دو
قبول ہو تو میرے بڑے آبرو
اسی مین نہایت ہے میری خوشی
روانہ کیا یہان سے حضرت کے گھر
یہ پیغام دختر کا لیسے گھر
وہ سرور کے گھر پہونچے پس ان کو
اور حاکم کے خط کے تئین دیئے

رضا شاہزادی کی چھپتے ہین وہ
زیور اور جواہر پہنین اون کے گھر
ہان شتری فقیر سے دن رات کا
تمہارے ہی خوشی ہے تو شادی کرین
کھو جاکے تو اپنے دختر کے تئین
بموجب وہ سندریان خاوند کے
کہی ہان سے سن شاہزادی کہیا
اگر آپ فرماتے ہین ہمیں عار
رضا مند یا اپنی دختر کے تئین
کر شادی کا دن اب مقرر کرو
لکھا پھر وہ عالم نے سلطان کو
مقرر ہوہ شادی کے تاریخ کر
کرامات چشم کو مین نے لکھا

یہہ تم اپنی دختر سے جا کر کھو
ولی اور سنی ہین وہ والا گہر
تکالیف دنیا کی ہے اوس کتنی
اگر ہو نہ مرضی جواب اونکو دین
وہ عالی گہر نیک اختر کے تئین
کہے شاہ بیگم نے اوس وقت سے
خوشی کر لیے ہین ہے بس آپکے
اطاعت مین حاضر ہون مین سربسر
خوشی سے کہے جاکے شوہر کے تئین
اور دختر کو سرور سے تم بیاہ دو
ہوے دخت راضی مبارک یہ ہو
ملے بیچ سلطان سرور کے گھر
اب سرور کی شادی لکھون ہے بجا

ذکر شادی سرور سلطان

پلادے وہ ساقی مجھے جام کو — قران ہون ہم ماہ خورشید دو
کہ شادی سے خوش ہون زمین زمان — تمام انبیا اولیا بے گمان
ترا ساقیا خانہ آباد ہو — صراحی سے ساغر بہت شاد ہو
شراب ایسی ہو مثل روشن نگار — نشہ مین نظر آسے دولی بہار
نشے مین گلستان مین تیار کر — کہ ہون جمع وہان گلرخان آنکر
گل و غنچہ سب ہو دین آراستا — جو سیر فلک بھی رہے دیکھتا
کہ شادی کے اب آگئی ہے بہار — تر و تازہ ہو جائین گل لالہ زار
پلا ساقیا مطربون کو شراب — بجے جسکی مستی مین چنگ و رباب
کہ شادی سلطان کے آگئی ہین دن — خوشی کا یہ سامان لائے ہین دن
کچھہ اسباب شادی مین یا ہوے ترق — ولیون کی دعوت سے تاعرب تا شرق
جو سرور کے خط کا جواب آگیا — مین اور کچھہ عذر باقی رہا
وہ سلطان سے بولے بہت سوچکر — کرین بیاہ کی فکر ہم بھی ادہر
محب اور جو اقربا خویش تھے — خبر سبکو شادی کی اپنی دیے
جو چھوٹے بڑے سنکے خوش ہوگئے — دعا دیکے سبنے مبارک کہے
ہر ایک کا وہین حوصلہ دیکھہ کر — وہ شادی کی خدمت کئے منعزل

چہل قسم کی شیرنی تھی جتی
تھی اسکے تین روشنی کی بہار
سوا اسکے ٹٹی تھے ہر جا بجا
کہ مہتاب بھی دیکھ حیران تھا
وہان اسکے شادی کو آئے تمام
سبھونکی بہت دہوم ہاندو کی تھی
جو دیکھے سب دہو کی آ گئے
یہ دولے کی تیاریان دیکھیے
لباس اور جواہر تکلف بنا
جو دولہ کا جوڑا زری کا بنا
وہ منقشی چیرا و تمامی زر
اور دست بنچ بند سرپیچ ہار
وہ سہرہ منقش جواہر لگا
لباس اور زیور سے جو دولہ بنا
بنوشہ جب اس آرائش و زیب سے

ہر ایک تشتے مین مصری تھی تہ سے مغزی
ہزار وکی دستے تھے صد ہا ہزار
ہوئی روشنی اس قدر جلوہ گر
کہ نور اپنے آنکھون کا سب کھو گیا
نگوشے طوائف بہت خوش خرام
بیان کیا ہو شادی کی جیسی خوشی
برات اب بیان سے لیجانے لگے
کوئی آج تک ایسی دیکھی نہ تھے
نیا سارا تیار ہونے لگا
وہ دامن تھا کل موتیون سے ٹکا
کمر بند زرین سے اسکے گل گھٹ
وہ الماس یاقوت سے خوش نگا
اور گہنا تھا کل موتیون کا جہوٹا
جواہر کے دریا مین ڈوبا ہوا
سواری منگاتا ہے اوس شان سے

لگے جلد لانے سواری کی ہین
چلو چل کے دیکھین سواری بھلا
کر نقار نوبت بجے باجے تمام
تجمل کہان مجھ سے ہووے بیان
ہوئے سب براتی اسی دم سوار
کوئی گھوڑون پر اور میانین تھے
وہ ڈنکا ہوا اور سواری بڑھی
تھے اشجار اتش لالہ زار
تھے اطراف دولہ کے ایسے ہجوم
تھے نوبت کے ہاتی جھکے اور ملے
حسینونکا تخت روان پر تھا رقص
تھے دو مورچل وہ زمرد نگار
لیس گھوڑے ہزارون سے دور آراستہ
ولی خدا سب براتی ہوئے
گئے شہر ملتان کے جب قرین

کوئی دوڑ کر بولتا تھا وہین
کہ یہ دن بھی دکھلایا ہم کو خدا
مدا شادیانے کا تھا اختتام
اگر سب جہان سے ملکے ہو ہم زبان
سکے ہاتی کے اور پالکی کے قطار
ہزارون پیادے تھے ہمراہ ہوئے
زمین زلزلے مین وہین آگئی
گلستان مین لالہ سکے جیسے بہار
ہون انجم قمر ساتھ ایسے ہجوم
تھے نقارے شادی کو بجتے چلے
کہ لباس ہوتا تھا ہر ایک شخص
جسے دیکھ کر کہکشان ہو نثار
تھے ہر ایک منزل مین آراستہ
ملک دیکھنے کو فلک سے لگے
خبر پہونچی تب بادشاہ کے ہین

ہوا داخل محل نوشاہ جب
جب دولہن کے گہر برات آگئی
جو مسند پہ نوشاہ مزین ہوا
جو کمہٹر سے ہونی لگا ناچ جب
اودہر تو یہہ تہی ناچ گانی کی دہوم
اوٹہا دولہ جب دہم بسامان و ساز
ہوا محل مین یہ خوشی کا رواج
وہان قاضی شہر موجود تہے
ہوا بیاہ کا رسم جب دہم ادا
ہوئی دہوم مجلس مین جلوہ ہوا
لے دولہن کو دولہ جب دہوم دہام
وہ سونے کا چنڈول ہیرے کا کار
بنا تو رموتی کا تہا جال سے
سوار ہونے کو جب کہ دولہن اوٹہی
جو ملنی کو آتے تہے روتی ہوئی

ہوے بی بیان پیشوا اوسکی سب
چلے لیکی دولے کو گہر مین سبہی
کہڑا ہو گیا گلرخون کا پرا
سبہا ہو گئی ردہی اندر کی شب
محل مین تہا رسم نکاح کا ہجوم
گیا محل مین وہ جب امتیاز
کہ قائم ہوئے اوس جگا ازدواج
وہ رسم نکاح سب جو ہونی لگی
دئے سب ولیون نی ملکر دعا
ہوئے رسم پہر سب خوشیکی ادا
چلا صبح کے وقت با احتشام
سواری دلہن کا تہا وہ لگا ر
اور چارون طرف زر کے لڑیان چہوٹی
تو چہوٹے بڑے اوس سے ملنی لگے
رولاتے تہی دولہن کو ملتے ہوئے

وہ رونا گلے ملکے ماں باپ کا
دم رخصت اوس محلمین شور تہا
دولہن کے تئین جلد رخصت کرو
ہوئی جب میانہ پہ دولہن سوار
جہیز ایسا دیکہا نہ چرخ کہن
وہ سامان دیا شاہ نے لے کیا
چلا لیکے دولہ دلہن کے تئین
امیر او وزیر اور کل شہر کے
تجمل سے آئے تہے جسطور سے
بخیر عافیت اپنی دولہن کو لے
براتے کی مہمان داری ہوئے
وہ جو کچہ کے باقی رسومات تہے
گویا پہر دوبارہ سے شادی ہوئی
دیئے جو ملے میراسی اور بہانڈ کو
جو مالن کہ سہرے گوندگو لائی تہے

ہر یک اون کو سمجہاتا تہا اوس جگہ
یہہ کہتی تہے دولہ سوا ہو گیا
کہار آگئے لیکے چنڈول کو
گئے لاکے اوس جا بہت زرنثار
گئے کوس مین تہا وہ مثل چمن
دہان گرچہ ہو الف تو کنک انہون
رہے دیکہتے دیکہتے سب وہین
گئے کوس دلہن کو پہونچا پہری
اوسی طور سے پہر کے واپس ہوئے
جو سلطان گہر اپنے داخل ہوئے
وہ خاطر مدارات جیسے کہ تہی
ادا گہر مین آ سب وہ ہونی لگے
ہوئے جشن اور دہوم تہی ہر گہڑی
بیان اوسکے گنتی کا کیا مجہ سے ہو
ملے نیک مین اوسکو لاکہہ اشرفی

اور سب اقربا ملکے آئے تمام
ہوا رونمائی کا بس اژدہام

چہل روز تک جشن شادی رہا
عجب ٹھاٹ ہوتا تہا صبح و مسا

جو مہمان رخصت کو لینے لگے
وہان پہول پان اونکو دینے لگے

بصد عز و اکرام ہر ایک ولی
دعا دیکے دولی کو رخصت ہی لی

بہ عیش و طرب اور با مراد
ورہتے تہے سلطان عالی نژاد

نہ تہا حوصلہ مین یہہ شادی لکہی
کئے جب مدد جہہ بہ سرورسنی

ذکر متفرق سلطان ورن

اب آگے مین لکہتا ہون جو کیفت
جو پونچی ہے میر تعین ماہیت

وزین العبا ملک مالوف سے
روانہ ہوئے ہند آنے لگے

نبی خدا کا یہہ ارشاد تہا
مسخر کرو ہند پنجاب جا

بارشاد سرو خلایق کے تین
کئے دین نبی سے مقتشر وہین

جماعت چہل بست تیار کر
کئے جنگ کفار سے خوب تر

بہت سون کو اسلام حضرت دئے
ولی خدا نام ور ہی ہوئے

جو مانا وہین اوسنے پائی پناہ
پہرا جو نبی سے ہوا روسیاہ

جو ہندو ہین اوس جائے بااعتقاد
وہ پاتے ہین سب اپنے دلکی مراد

بس کھلاتے ہیں وہ وہان سروری ‏ ‏ جو مشہور اس نام سے ہین سبہی

ذکر وفات شریف سلطان سرور

زمانے کے نیرنگی مشہور ہے ‏ ‏ کہین شام ہے اور کہین نور ہے
جو ہے بود پہر خود ہے نابود ہے ‏ ‏ ہے سبکو فنا جو کے موجود ہے
یہ کل انبیا اولیا نا رہے ‏ ‏ جو آئے جہان مین وہ آخر گئے
گئے دن تکے بعد از لفضل خدا ‏ ‏ سخی سرور سلطان کے تین بہلا
ہوا ایک فرزند صاحب جمال ‏ ‏ اوسے شاہ زادی سے فرخندہ فال
جو تہا شاہ احمد بڑے سرور کا نام ‏ ‏ لقب ہین بہت اونکے بس لا کلام
جو لالون والہ پیر بہئیے نام ہے ‏ ‏ اسم لکہہ دتا صبح شام ہے
میان رائے دین نام فرزند کا ‏ ‏ جو نام مبارک ہے اونکا تہا
بفضل اِلٰہی وہ تہے بیس سال ‏ ‏ ہوئی تہے عمر اونکی پچیس سال
پہر آخر فراغت ہو ہر کام سے ‏ ‏ وتنہائی کا بس ارادہ کئے
معہ اہل بیت اور اصحاب کے ‏ ‏ اکیلے وصحرا مین جاکر رہے
لگا تہا یک کوہ عالی مقام ‏ ‏ اوسی جائے رہتے تہے وہ نیکنام
بہت تہے عدو شاہ سلطان کے ‏ ‏ ملا اونکو قابو جو بد ذات سے

وہ سب اہل بیت اور صحابہ کے تین | سو گئے ہین شہید اونکو ہی اہل کہین
ہے تربت شہیدونکی اوس جائے | ہے روضہ اوسی کوہ پر نام دنسہ
ہے لالونکی وہان روشنی صبح و شام | زمین پر ہے عہرا ور بابت تمام
وہ ملتان سے جائے ہی تیس کوس | بہت خلق کرتی ہے جا پابوس
مجاور وہان سولہ سے رہتے ہین | وہان خدمت روضہ کی کرتے ہین
کہ لاکہون ہے انسان بصد آرزو | کہ آتے ہین اوس جا نیازات کو
مزار مبارک پہ با اعتقاد | گیا جسنے پایا ہے دلکی مراد
زمانہ جو تہا شاہ سلطان کا | اوسی عہد کا سال مین نے لکہا
گزر گئے تہے سعید ہیفتاد سال | وہ نبوی کی ہجرت سے ای خوشخصال
کتابون مین والد کے تہی یہ کتاب | لکہا حال دیکہہ اوسکو مینے شتاب
مگر مختصر کر لکہا اوس کے تین | کہان مجہہ مین طاقت ہی لکہون جو مین
برکت ہی جو اسکے تین کو پڑہے | مرادات دنیا کی حاصل کرے

طریقہ نیاز سخی سرور سلطان

اگر کوئی چاہے مراد اپنی ہو | طریقہ نیاز مبارک سنو

اول پنجشنبہ جو ہے چاند کا | وہی دن نیازات کا ہے بھلا
وہ گیارہ چراغوں کو روشن کرے | چراغیں وہ روغن سے گھی کی بھرے
برآئے جو میرے یہاں سے مراد | نیازات سلطان کروں ہو کے شاد
کرے پانچ اس طور سے جمعرات | مراد اپنی پاوے وہیں ہاتوں ہات
بکمال عقیدت و اپنا صاحبت رکھے | ہمیشہ نیاز مبارک کرے
خدا اوسکی برلائے گا آرزو | مراد اپنی پاوے گا بے گفتگو

(ذکر کرامات بعد وفات سخی سرور سلطان سوداگر اول)

کرامات اول جو میں سنے کئے | وہ حالات موجود سرور کے تئیں
سبہی اعجاز لکھتا ہوں بعد وفات | جو پہونچی ہے میرے تئیں بالثبات
سبہی سب شہر ملتان میں مشہور ہے | وہ کوہ ہے لگا پایہ از نور ہے
مزار مبارک اوسی کوہ پر | تھا معلوم اوس جائے ہی جلوہ گر
ولایت کو ہے راستے پر پہاڑ | وصحرا تھا اوسجا نہایت تھی جھاڑ
سے قافلہ ایک سوداگر آئے | اوسی کوہ کے دامنیں منزل کیا
مقام اوسکا اوسجا ہوا دیکھئے | سبب اور سوداگران ساتھ تھے

مگر اوسکے بس پانو تک اونٹ کا
گلا اوسنے سلطان سرور اگر
کرون گا نیاز اوسکی مین آن کر
او نسیدم ہوا ~~اچہا~~ اونٹ اچہا بھلا
سعہ قافلہ وہ چلا ہند کو
سفر کرکے وہ ہند کا سب تمام
نیاز آن کر سب ادا اوسنے کیا
مکانات وروضہ بنایا وہان
ہمیشہ وہ تا زیست با اعتقاد
ہوا مال و دولت سے وہ مالامال

وہین اوس لگا موچ مین آگیا
ہوا اچہا میرے اونٹ کا پانو
سعہ نفع دوہرے کرون مین بسر
کیا سجدہ شکر اوسنے ادا
ہوا نفع ہر جنس کا مو بہ مو
کیا آکے درگاہ مین پیر مقام
مرمت بہی درگاہ اقدس کیا
کیا اپنی خدمت ادا یئے گان
نیاز آکے کرتا تہا وہ با مراد
مراد دلی پاکے فرخندہ فال

(ذکر سوداگر دوم)

تہا سوداگر ایک دوسرا مالدار
کسی ملک سے مال بھر کر جہاز
یکایک تباہی مین آے جہاز

جہاز اوسکے چلتے تہے ملک دریا
چلا تہا وہ دریا سے با امتیاز
اوس آفت مین سرور کی مانا مراد

جہاز او رہین گرہ پیچ جاؤن گا
تمامی جہاز اوسکے طوفان سے
مگر وہان سے بدراستہ ہوگئے
نہ بستی وہان تہی نہ کوئی گانو تہا
اوتر وہان اداشکر اوسنے کیا
کیا چند روز اوسنے اوسجا مقام
ہوا او مخالف ہوے ہرطرف
مبارک وہ طالع تہا بس اکروز
وہ مک غار مین دیکہتا ہے گا کیا
ہین وہ لعل روشن مثال چراغ
لیا وہ جواہر کو اور لال کو-
ادا شکر اللہ کا وہ کیا
بہ نذر او سلطان سرور سخی-
مصمم ارادہ بہی اپنا کر-
و مال و متاع سب جہازونپہ بہر

نیاز مبارک بجا لاؤن گا-
بفضل خداوند عالم سبہی
کنارے پر ٹاپو کے جا کر لگے
بجز کوہ خالق کا بس ناتو تہا
کنارے پہ سامان اپنا رکہا
پہرا کرتا تہا چو طرف صبح و شام
ارادہ کیا اپنا وہ گہر طرف
منور ہوا مہر گیتی فروز
جواہر پڑا ہے وہان بے بہا
ہوا دیکہہ کر اوسکا روشن دماغ
نہایت وہ بشاش ہو ہو ہو
اور دلمین یقین اوسکے یہی ہو گیا
یہہ لعل جواہر یہان جو ملے
وہ آپہونچا بس روضہ پاک پر
چلا راہ دریا سے اپنی گہر

پرست وہ کی روضہ پاک کی — سعادت اوسے خوب حاصل ہوئی
وہ کر نذر لعلوں کو درگاہ مین — کیا سجدہ وہ درگہہ شاہ مین
بخیر عافیت اوس جگہہ آگیا — جہان روضہ پاک سرور کا تہا
وہ روضہ منور بنایا وہان — مقامات پاکیزہ اور خوش مکان
وہ لالون کے تین رکہہ کے قندیل مین — جرایا اونین روضہ پاک مین
وہ دو لعل قندیل مین ہین دہرے — منور ہین وہ شمع سان اوس جگے
وہ جب تک جہان مین وہ جیتا رہا — کیا اوسنے روضہ کی خدمت ادا

(ذکر پہرو بامن)

سنو مجہہ سے اب اور اعجاز کو — برابر مین لکہتا ہون اوسکو سنو
غریب ایک بامن کا پہرو تہا نام — وہ بامن کا ایک گانون مین تہا مقام
نہایت غریب اور مفلس تہا وہ — مگر اعتقادے تہا سرور کا وہ
اسی مفلسی مین جراغان لگا — نیاز مبارک وہ کرتا ادا
وہ دلمین بہی آرزو رکھتا تہا وہ — کہ عالم مین ہو جاؤن اس گانونکا
جو ہو مہربان مجہہ پہ سرور سخی — برآئے میری آرزوئے دلی

ہوئی التجا اوسکی اوسجا جھول
ہوا خواب حاکم جو تھا عصر کا
بتا اوسکو حاکم اوسی گانوںکا
بتایا اوس کا حاکم کو حضرت دسے
وہ حاکم ہوا خوف سے خستہ حال
خوشی سے اوسے پرگنہ دیدیا
دیا من سے پاکر مراد دلی
ملا کر پیرائے کو وہ بخت سعد
سبت روز تک اوسکی عادت رہی
ہوا اسکے اقبال سے مالدار
تکبر ہوا مال کا اوسکو جب
خفا وسپہ سلطان سرور ہوئے
خفا ہوکے حاکم نے اوسکا تمام
کیا قید اوسکو برنج میں
رہا قید سے بعد مدت ہوا

مراد دلی یا ہوگئے سب حصول
کہ پھر وہ برہمن کے تئین تو بلا
کہ جو کانوسے اوسکے رہنے کیجا
اسی طرح سے ۳ بار آکر کے
وہ بلوایا پھر وسکے تئین لا محال
سرفراز کر اوسکو رخصت
کیا کرتا تھا وہ نیاز و
اوسنے پہلے کہلوا کے کھاتا تھا
اسی میں نہیں اوسکی سعادت ہے
معزز ہوا نام فرپے تمام
دیا چھوڑ اوسنے نیازات سب
جو تھے ایک دن اوسکے بگڑ گئے
لیا پرگنہ مال اور سارا کام
نہایت وہ عاجز ہوا برہمن
پھرا کرتا تھا مانگتا جب

ہوا اسبکہ بیمار خستہ جگر
یہہ ناگہہ خیال اوس مین آگیا
وہ تو بہت کر ارادہ گیا
معافی خطاؤن کے لیے ہو کے تیزی
چلا منزلین ہتے وہ کرتا ہوا
ملے یک بزرگ اوسکو اس جا لین
یہہ کیا حال ہے تیرا ہوا ناگہان
کہا پوچہتے ہین کی کیا میرا حال
حکومت سے گہٹے کوڑہ مجہکو ہوا
و بد اعتقادی سے حیران ہوا
مین جاتا ہون اب اونکی درگاہ کو
گئے اوسے اچہا ہو جائے گا
یہ کہکر کہے تو بہلا مجہہ سے مل
ہوا کوڑہ اوسکا اوسیدم ہوا
ملی مجہہ سے سرور مین جا ناہین

جذام اوسکے سب بہر گیا جسم
سبب بد اعتقادی کی میری سزا
کہ درگاہ سرور پہ چلنا بہلا
وہین سے تیری ...
کہ نزدیک درگاہ کے وہ گیا
کہے کیون پڑا ہی تو خنجالت مین
چلا ہے تو اس حال سے اب کہان
جو گذرا ہے مجہہ پر وہ رنج و ملال
لٹا گہر مین برباد سب ہو گیا
کہ مجہہ پر ہین سلطان سرور خفا
خطا کی معافی و چاہین تو ہو
تو کا ہے کو پہر کر وہان جا سکا
ملا تہا نہ غایت ہوئے اہل دل
پہ رو رو کے یتا کے کہنے لگا
ہے افسوس مطلق سمجہا نا ہین

چڑھا رہوتا وہ درگہ پاک کو | کیا عاجبنذر تب وہ وہ ہو ہو
وہم زیست تک وہ ہوا پہارہا | فراغت سے گذران اپنے کیا
نیازات کرتا رہا تا حیات | سبب سے اوسکے عاجز سمجھو لی نجات

ذکر دائی جاٹنی

تھی یک جاٹنی اوسکا دائی نام تھا | وہ تھی لاولد بانجھ کہتے تھے عام
سبھی اوسکو کہتے تھے یہہ بانجھ ہے | وہ اس فکر مین بہت غمگین رہے
کسی نے یہ وہ جاٹنی سے کہا | تو کر جا کے سلطان سے التجا
مقرر تو پاوے کی اپنی مراد | تجھے ہوگی اولاد اور ہوگی شاد
ہوا اوسکے دلکو نہایت یقین | کہ ہوئے گی اولاد تیری متین
چیراغان لگا سرور سلطان کے | کرے نیار پہلے جمعرات سے
یہہ نیت کرے مجہکو اولاد ہو | مین درگہ کو لاونگے اوس بچہ کو
بفضل خدا اوسکو بچہ ہوا | ہوا خیریت سے وہ یک سال کا
با یام عرس مبارک چلے | نیاز اور بچے کو ہمراہ لے
تہا شوہر بہی ساتھ اور پڑوسی بہی تہے | وتہ منزلان روز کرتے چلے

وہ بیمار بچہ ہوا راہ مین
بڑہی اوسکی بیماری بس اِس قدر
وہ بچہ وہان راہ مین مرگیا
مگر یہ نظاہر کرے اور سے
چلی لیکے مردہ چہپائے ہوئے
جو وہ شبکو روضے مین داخل ہوئی
پہرے وہان سے وہ فلفور سے
نہ اِس حال سے کوئی ماہر ہوا
مجاور وہان صبح کیا دیکہے جا
یہہ بچہ ہے کسکا پکارا ہوا
جو دائی خبر پائی اس حال کے
اوٹہالائی بچہ کے تئین کہلتا
پہر اوس وقت بیروقت بچہ ظاہر کری
خوشی باخوشی وہ نیاز اپنی کر
دیکہے بچون کی تئین دیکہہ کر

ابہی تک نہ پونچی تہی درگاہ مین
قریب ہوگیا مرگ کے وہ بسر
الم اوس کے ماں کو بہت سا ہوا
چوپایے وہ بچے [illegible]
اوسی طور روضہ تلاش گئی
وہ درگاہ مین بچے کے تئین ڈالدیا
کہ بچہ لے آتی ہین جیسے طور سے
نہ خاوند سے [illegible]
کہ یک بچہ وہان کہتا ہے پڑا
کسی نے نہین اوسکو اپنا کہا
ہوئے بیقرار اور دوڑنے لگی
لگی رونے بیحد ولا انتہا
وہ کُل کیفیت سب بیان کر
پہرے بامراد او خوشی اپنے گہر
بعزت خوشی سے رہی عمر بہر

دم زیست تک وہ نیازات کو
ادا کرتی رہتی تھی وہ نیک خو

اگر میں لکھوں کل کرامات کو
کئی دفتر ہو جائیں آخر نہ ہو

ذکر لگی گھوری سواری سرور سلطان

سواری سرور کے جو گھوڑے تھے
کہ مشہور تھا نام اوس کا لگی

سواری دم زیست تک اوسنے دی
اور آخر حصول شہادت بہی کی

مگر تھان اوس کا ہے اب تک وہاں
بندہی جاتی تھی زیست میں وہ جہاں

ابہی تک یہہ گھوڑے کا اعجاز ہے
جو اوسکی لئے دانہ و چارہ رکھے

دہرا جاتا ہے روز وہ تھان میں
ہیں باقی رہتا ہے ایک آن میں

کوئی گھوڑا کھاتا ہے زندہ اوسے
اسی طور سبکے نظر میں دیکھے

کہ جیون زندہ گھوڑے کا آخور ہو
اوٹھا یا وہ جاتا ہے ہر صبح کو

اور ایک کوڑے دلتا ہے دانہ وہاں
مقرر ہے دلنے کو وہ لی گھمان

وہ کوڑھی کو صحت جو ہو جا لگی
تو باری ہر یک کوڑھی کی آئی گی

جذامی کی اس طور ملی ہے اب
بدلتی وہ جاتی ہیں ہر بار جب

شفا کوڑہیوں کی ہے اس طور پر
وہیں دانہ گھوڑے کا وہاں اگر

یہ اعجاز گھوڑے کو سرور دئے
اسپ ہے ملک کی جاری یہ اعجاز ہے

زیارت کو جو کوئی جاتا ہے اب
کرامات وہ دیکھتا ہے یہ سب

ذکر ایام عرس مبارک سخی سرور سلطان

اب ایام عرس مبارک لکھون
جو الحال ہوتا ہے اوسکو کہون

لگا ہے کا مشہور جو کوہ ہے
وہان عرس کے دن یہ انبوہ ہے

وہ بتیس کوس ہے گا ملتان سے
کہ جاتی ہے خلق ان اور بان سے

وہ ہندی مہینون سے ہی سب
کہ پھاگن کا جو ماہ ہے مقرر

شروع ماہ پھاگن سے شب عرس کی
خلایق بجمع ہو کے ہر ملک کی

چلی جاتی ہین پاک درگاہ کو
پہونچ جاتی ہین آخری ماہ کو

یکم چیت سے ہو یہ آغاز عرس
کہ ہوتی ہے خلقت سرفراز عرس

جمعرات پہلی سے ہے ساز عرس
اوسی روز سے ہے یہ آغاز عرس

نکر واپس آئے تلک وہان سے گھر
گذرتی ہین دو ماہ اوسجائے پر

زیادہ جو چیزین ہون سامان مین
وہ رکھہ دیتے ہین حد سلطان مین

سپردا ولی کرکے اسباب
چلی جاتی ہین وہان سے احباب

گذرتا ہے عرصہ جو یک ماہ کا
دہرا رہتا ہے جس جگہ پہر دہرا
لے جاتے ہین اسباب پہچان کر
کبھی تفرقہ اوس مین ہوتا نہین
کہ سولہ سوا و سجا یہ ہین خدمتی
وہ خدمت کرین شاہ سلطان کی
عبادت مین مشغول بیٹھے رہین
نہ کھیتی کرین نا ملازم رہین
نہ مانگے کسی سے وہ کرکے سوال
جو کوئی رکھے نذر لا کر درو
قبول ہو تیرے نذر ہے ارزو
اوسمین گذر اونکی ہے لاکلام
اگر اون کو تکلیف ہو خرچ کی
تو عرضی وہ رکھتے ہین درگاہ پہ
خزانے سے لیوا تنے ہزار

اس عرصہ مین اسباب ہر ایک کا
نہ لیتا ہے کوئی نہ کوئی دیکھتا
کہ جو لوگ رکھتے ہین وہان اگر
جو شنے کے سوا کوئی رکھتا نہین
کہ ہے حکم صدر اونکی حق مین ہے
رہین وہ طلاوت مین قرآن کی
کسی سے غرض اور طمع نا رہین
نہ بیوپار سوداگری وہ کرین
وہ خاموش بیٹھے رہین اکیب حا
ب الخباز اور بعد ارزو
تو اسوقت لیتے ہین اوس نذر کو
نہین اور روزے ہین اور کام
کسی بات کی کچھ ضرورت ہوئی
جو ہوتا ہے حکم اونکو بہ سرعة
بعنوان قرض اونکو عرضی گذار

جب تھم پاس آیا سند داخل کرو
وہین وہ تختے جو نالش پیشتہ دہ کی
تھم پائین جب وہ عرضی گذار
طرف لفٹے نیاز مبارک پہونچے
تو نگر سے پاکہ ہووے فقیر
خزانہ سے درگاہ مین اس نذر کا
سوا اسکے دستور ہے شاہ کا
ہے اطراف اکناف کا مرغدار
زمین ہے کئی کوس اطراف کی
وہ ہے گی زمین ملک ملتان سے
کوئی حاکم اوسکا جاے کا ہی نہین
ہے حکم ہوئے نہ وہان کشتکار
مگر حد مقرر ہے درگاہ کی
ایسی طور اجرا کرامات ہے
کیا ختم اس مثنوی کے تئین

جو اب ہو ضرورت خزانے سے لو
یہی چال ہے قرض درگاہ کی
وکرتے ہین داخل بحد شمار
مقرر سوا روپیہ نذر دے کے
زیادہ نذر دے گرچہ ہو وہ امیر
یہ داخل رقم ہوتی ہے اوس جگا
دو اطراف جنگل ہے درگاہ کا
ہمیشہ وہان رہتی ہے گی بہار
کہ کہلاتی ہے زیر درگاہ وہی
عمل اوسپہ انگریزی فی الحال ہے
حکومت مین سرور کی ہے گی یقین
ہمیشہ رہے اوس جگہہ مرغدار
کہ مختار ہین اوسکے سرور سخی
نہین جھوٹ کچھ اسمین ایک بات ہے
بافضال آل رحمت العالمین

خدمتمیں تیرے اودی سنگھ سرگرم ہیں ہمیشہ	ہے لاکھ لاکھ شکر خدا سے قدیر کا

غزل

آرزو ہی دل ہی سرور کی زیارت کیلئے
یا الٰہی شوق ہے جانا سعادت کیلئے

روشنی ہر نور یزدان ہے روضہ میں تیرے
ہے فرشتوں کا نزول اوسجا عبادت کیلئے

انس و جن و حور غلمان پری دیو ملک
ہیں یہ سب درگاہ عالی کی حفاظت کیلئے

نور یزدان کی تجلی ہے مزار پاک پر
مطلع انوار طالع ہے کرامت کیلئے

مس ہوے دست و پا بینا ہو مریض
بس نظر کافی ہے ان سبکی شفاعت کیلئے

گنج گنج ایسا ہوا دو جسکو بخشا آپنے
گنج یزدانی ہیں حضرت کی سخاوت کیلئے

اس قدر شکر اودی سنگھ ہے [illegible]
ساقی کوثر کا ہو [illegible] ہے کفالت کیلئے

اسقدر ہے گنج بخش لکھا داتا پیر کا
دیکھو دو میں ہلال روحی ہے شہادت کیلئے

(غزل بہ زبان پنجابی)

لاہوں والا پیر سید سلطان نا
لکھاں داتا سائیں بابا ملک جہان نا

یا ہی میں لکھاں دیوں دا ہن دان پچھیا
تواندے پیر میراب دے جادی

پانچ توپوتر دیوندا گوڑی نوکا یا
ڈڈبی ددبی ہبیڑی کھیوندا من دین مرادین ہیرا
ددکھی یادی دو کہان ہرداروکی تو چنگا کردا
اودی سنگ سیوک ددان ٹوانہاڑی ٹہاری عرضان

پہیرو بامن دانی چیٹی جس تو بکہان نا
ہولی نوزہ دکہلا اوندا سب جگ مان نا
مردی نوچنگا کردا کون گت جان نا کردا
ایک بار لنگر یر سامانت مان نا

(شد تمام شد)

نوشتہ نہ ماند سیہ بر سفید
طمع دارم کہ کرنا گاہ شکر فی
عذر وسع در اصلاح کوشند

نویسندہ را نیست فردا امید
بخوانند ین محبت نامہ حرفی
اگر اصلاح نہ تواند خموشند

المحرا ددی سنگ پسر راجہ گلاب سنگھ
در موضع راموری ۲۷ ذیحجہ
سنہ ۱۳۱۳ ہجری
روز پنجشنبہ